B.A. Part III Paper VIII

سوال - صفوی اور قاچاری دور کا شاعر قاآنی کے حالات زندگی اور اشعار کی خصوصیت ـ

جواب - میرزا حبیب متخلص بہ قاآنی ۱۲۲۲ھ کے قریب یعنی فتح علی شاہ کے عہد میں بمقام شیراز میں پیدا ہوئے ان کے والد میرزا محمد علی خود بھی شاعر تھے اور گلشن تخلص کرتے تھے میرزا حبیب نے جوانی میں خراسان کا سفر کیا اور یہاں علوم اور ادبیات کی تعلیم حاصل کی اور یہیں سے ان کی شعر گوئی کا آغاز ہوا - اس وقت وہ حبیب تخلص کرتے تھے - ان کی شعر گوئی کی شہرت بڑھی تو میرزا حسن علی میرزا شجاع السلطنت جو اس زمانہ میں صوبہ خراسان کا حاکم تھا انہیں اپنے دربار میں بلایا اور اپنا مقرب بارگاہ بنایا - اسی کے حکم پر میرزا حبیب قاآنی تخلص اختیار کیا - یہ تخلص شجاع السلطنت کے بیٹے اوکتا قاآن سے نسبت رکھتا تھا - ایک مدت تک قاآنی خراسان اور کرمان میں شجاع السلطنت کے حضور میں حاضر رہے - پھر اسی شہزادے نے قاآنی کو فتح علی شاہ قاچار کے دربار میں پیش کیا - قاآنی خراسان، شیراز اور کرمان میں ایک عرصہ تک رہنے کے بعد طہران آیا اور یہاں اس کی شہرت اور بڑھی اور محمد شاہ اور خاص کر ناصرالدین شاہ قاچار کے دربار میں اس کا رسوخ بہت بڑھ گیا - جہاں تک ہمیں معلوم ہے قاآنی پہلا ایرانی شاعر ہے جس نے فرانسیسی زبان سیکھنی شروع کی تھی ـ

مصائب کے بعد قاآنی صفوی اور قاچاری دور کا سب سے بڑا ایرانی شاعر ہے طرز سخنی، کلام کی خوبی اور صفائی، الفاظ کے حسن انتخاب، اور قدماء کی طرز کے اتباع میں اس دور کا شاید ہی کوئی شاعر قاآنی کی برابری کر سکے - قاآنی نے خاص طور پر قصیدہ میں بڑی ہنر مندی اور کمال کا ثبوت دیا ہے - اس کی غزلوں سے بھی استادانہ شان ٹپکتی ہے ـ

قاآنی نے مسمط اور ترجیع بند میں بھی بڑی استادی کا ثبوت دیا ہے اسے بڑے اونچے درجے پر پہنچایا ہے - لیکن قاآنی کے کلام میں عبارت کی حلاوت زیادہ اور فلسفیانہ اور ~~اخلاقی~~ اخلاقی معنی کم ہے - اس کے مدحیہ قصیدے بہت ہیں - اور یہی اس کے کلام کا شاہکار ہے - اس کے کلام کی طرز خراسانی

شاعروں کی طرز ہے - خاص طور پر منوچہری کی طرز سے بہت مشابہ ہے
قاآنی کے اکثر قصیدہ ناصر الدین شاہ کی مدح میں ہیں - ان میں سے
بہت سے قصیدے بڑی حلاوت اور بڑی شیرینی کے حامل ہیں - ان
قصیدوں کو وہ قدرتی مناظر سے شروع کرتا ہے

قاآنی نے جو قصیدے نوروز کی آمد، بہار کی تعریف اور بادشاہ
کی مدح میں لکھے ہیں - ان میں شاعر کا تغزل اپنے پورے کمال پر ہے
اور حق یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک قصیدہ اچھوتے لطف ضمیر اور طبع
منیر کا نمونہ ہے - قاآنی نے اپنے تمام قصیدوں میں پچھلے استادوں کی
پیروی کی ہے اور بڑے سلیقہ اور ہنرمندی کے ساتھ ان کی پیروی کی ہے
لیکن وہ خود بھی سخن پردازی کے تمام مراحل طے کر چکا تھا۔ اور
اس طرح کے اشعار کہنے میں قدرت نے بڑی فیاضی کے ساتھ اسے
نوازا تھا - قاآنی کے اکثر قصیدوں سے پچھلے استادوں کے استفادہ
کا رنگ صاف ~~چھلکا پڑتا ہے~~ - جھلکتا ہے

قاآنی کے دیوان میں ایسے اشعار کی تعداد بہت زیادہ ہے
جو قدیم استادوں کی سبک سے نمایاں طور پر متاثر ہوتی ہیں - قاآنی نے
دیوان اشعار کے سوا پریشاں کے نام سے ایک کتاب نثر میں
لکھی تھی - یہ کتاب سعدی کی گلستاں کی طرز پر لکھی گئی ہیں
اور اس میں استاد شیراز کے سبک کی پوری پیروی کی گئی ہے